آفتاب رشد و ہدایت
فانوس شمع شریعت
تنویر علم و بصیرت
منبعِ خیر و برکت
یعنی
حیات اعلیٰ حضرت
حصہ اول
مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر
Butt

حیاتِ اعلیحضرت

۱۹۳۸ء

مظہر المناقب

جلد اوّل

از

ملک العلما مولانا ظفر الدین صاحب رضوی

باہتمام

مفتی محمد ظفر علی مہتمم دار العلوم امجدیہ

و

مکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ

آرام باغ کراچی

کو بدل دینا خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی اور خلاف واقعہ بات سے کون سی بات بری ہوگی غلاف واقعہ نام بالکل اس مصرعہ کا مصداق ہے ع

کار شیطان می کند نامش ولی

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے خیالات کا آئینہ ایک رسالہ لکھا اور اس کا نام رکھا "سبیل الرشاد" غالباً مطبع مجتبائی میں طبع ہوا تھا اعلیٰحضرت کی خدمت میں جب وہ رسالہ آیا اس کو ملاحظہ فرما کر ٹائیٹل پر اس کے نام کے اوپر بڑھا دیا قال فرعون ما اریکم الا ما اری وما اھدیکم الا تو سب مل کر فرعون کا مقولہ ہوگیا جو سورۂ مومن میں ہے قال فرعون ما اریکم الا ما اری وما اھدیکم الا سبیل الرشاد فرعون بولا میں تو تمہیں وہی سوجھاتا ہوں جو میری سوجھ ہے اور تمہیں نہیں دیکھتا ہوں مگر سبیل الرشاد۔

حاضر جوابی جس طرح بد مذہب عموماً اعلیحضرت کے بدگو اور مخالف تھے اسی طرح اہلسنت وجماعت اہل حق بالکلیہ حضرت کے محبت واخلاص میں ڈوبے ہوئے تھے مولانا مولوی قادر بخش صاحب سہسرامی جو ایک بہت بڑے مشہور عالم اور زبردست واعظ تھے ایک مرتبہ لبلسلہ وعظ موضع رجہت ضلع گیا تشریف لے گئے یہ لبستی سادات کرام کی ہے اس لبستی کے لوگ سجادہ نشینان سہسرام کے رشتہ دار ہیں ان کی شادیاں اس وقت تک رجہت اور پچر دکھی وغیرہ میں ہوا کرتی ہیں رجہت ہی کے رہنے والے میرے دوست مولوی سید شاہ غیاث الدین صاحب چشتی نظامی فخری رجہتی بہاری اور پچر دکھی کے رہنے والے میرے مخلص محترم مولانا مولوی سید احمد عالم صاحب قادری برکاتی رضوی صدر مدرس مدرسہ قادریہ لبسرام پور شیر گھاٹی ہیں - یہاں کے باشندے پہلے سب کے سب سنی حنفی تھے تھوڑے دنوں سے کچھ وہابیت کا اثر ہوگیا ہے۔ اور کچھ لوگ غیر مقلد ہوگئے ہیں ان لوگوں کی برادری کی وجہ سے سجادہ نشین صاحب سہسرام کے یہاں آمد رفت ہے مگر اختلاف مذہب کی وجہ سے مسجد میں اعلان مذہب سے ممنوع تھے تاکہ اختلاف وخلفشار پیدا نہ ہو وہ لوگ جب آتے کمرہ ہی پر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رجہت کے سنیوں نے مولانا قادر بخش صاحب سہسرامی کو رجہت وعظ کے لیے بلایا وعظ کے بعد کھانا کھانے کے لیے بیٹھے تو کسی نے پوچھا کہ مولانا سنی اور وہابی کی کیا پہچان ہے ایسی بات بتائیے جس کو ہم لوگ بھی کر سکیں اور اس کے ذریعہ سنی وہابی کو پہچان سکیں کوئی بڑی علمی بات نہ ہو انہوں نے فرمایا ایسا آسان

عمدہ اور کھرا قاعدہ آپ لوگوں کو بتا دیتا ہوں کہ اس سے اچھا ملنا مشکل ہے آپ جب کسی کے بارے میں مشتبہ ہوں کہ سنی ہے یا وہابی بدمذہب تو اس کے سامنے مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی کا تذکرہ چھیڑ دیجیے اور اس کے چہرہ کو بغور دیکھیے اگر چہرہ پر بشاشت اور خوشی کے آثار دیکھیے تو یقین جانئے کہ سنی ہے اور اگر چہرہ پر پژمردگی اور کدورت دیکھئے تو سمجھئے کہ وہابی ہے اور اگر وہابی نہیں جب بھی اس میں کسی قسم کی بے دینی ضرور ہے اس زمانہ میں لایحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق میں یہ ضمیریں مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی کی طرف پھرتی ہیں۔

اس لیے جتنے اہلسنت ہیں سب اعلیحضرت کے مداح بلکہ عاشق صادق محب مخلص ہیں اور ان سب میں بالخصوص یہ چند حضرات حضرت سیدنا سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب مارہری حضرت سیدنا سید شاہ اسمٰعیل حسن میانصاحب مارہری حضرت تاج الفحول محب الرسول مولانا شاہ عبد القادر صاحب بدایونی حضرت ابو الذکاء سراج الدین شاہ سلامت اللہ صاحب رامپوری حضرت اوستاذ زمن مولانا شاہ احمد حسن صاحب کانپوری حضرت صوفی باصفا مولانا شاہ محمد حسین صاحب الٰہ آبادی حضرت مولانا شاہ محمد شفیع صاحب ناصر رامپوری سہارنپوری حضرت مولانا شاہ وصی احمد صاحب محدث سورتی حضرت مولانا سید شاہ دیدار علی صاحب الوری لاہوری جناب مولانا قاضی عبد الوحید صاحب عظیم آبادی جناب حاجی محمد لعل خانصاحب مدراسی جناب مولانا مولوی محمد رحیم بخش صاحب بانی مدرسہ فیض الغربا آروی وغیرہم خصوصیت کے ساتھ اس بارے میں قابل ذکر ہیں اور ان میں بھی اخص ترین مخلص حضرت محدث سورتیؒ ہیں رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کہ اصول و فروع کسی ایک مسئلہ میں بھی اعلیٰ حضرت سے خلاف نہیں صاحب ورع وتقویٰ عالم باعمل حق گوئی کی یہ شان کہ ہر وقت ہر حال میں حق بات دو ٹوک اور فیصلہ کن کہنے میں اصلا پس وپیش نہ کیا اس لیے اعلیحضرت جب کبھی ان کو خط تحریر فرماتے آداب و القاب اس طرح لکھتے الاسد الاسد والاشد الاشد کنز الکرامۃ جبل الاستقامۃ ان کو اعلیحضرت سے نہ صرف محبت بلکہ عشق تھا اسی لئے شاید ہی کوئی مہینہ ایسا ہوتا کہ پیلی بھیت سے بریلی تشریف لا کر اعلیحضرت سے ملاقات نہ کرتے ہوں ان دونوں علم وعمل دین ودیانت رشد و ہدایت کے شمس و قمر کے ملنے کا منظر بھی قابل دید ہوتا تھا۔ پیلی بھیت سے اکثر محدث